سوال نمبر 02

تعارف:

دینِ اسلام جس بھی پیغمبر پر نازل ہوا اس میں بھی کسی نہ کسی صورت میں روزے کا تصور رہا۔ لیکن دینِ محمدی ﷺ نے اس کو واضح اور جامع انداز میں پیش کیا۔ اسلام میں روزے کا مقصد پرہیزگاری بیان کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث میں بار بار نماز کے ساتھ روزے کی تلقین آئی ہے۔ روزے کا اصطلاحی معنی ترک کرنے کے ہیں۔ روزے کے مقاصد میں دینی توانائی حاصل کرنا ہے اور دنیاوی بھی۔ روزے سے ایک فرد اور معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں جس میں روح کی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ معاشرے میں اتحاد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ ذیل میں روزے کا تصور، اس کی اہمیت اور اس کے فرد اور معاشرے پر اثرات بیان کیے گئے ہیں۔

اسلام میں روزے کا تصور:

روزے کا لغوی معنی ہے "رک جانا"۔ اس کے اصطلاحی معنی میں بیان کیا گیا ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب تک خود کو کھانے پینے اور دیگر جسمانی بیماریوں سے روکے رکھنے کا نام روزہ ہے۔

قرآن میں ارشاد ہوا:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ

"تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیے گئے تھے۔"

اسلام میں روزے کی اہمیت:

اسلام میں روزے کو بہت اہمیت حاصل ہے ۔ جو کہ احادیث سے واضح ہو جاتی ہے ۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ۔ ایک خوشی اس کے افطار کے وقت اور دوسری خوشی رب کے دیدار کے وقت ۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ

روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا ۔

روزے کے فرد پر اثرات :

i) روزے سے ایک فرد کے اندر خوف خدا پیدا ہوتا ہے ۔

ii) روزہ سے ایک فرد کو روحانی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے ۔

iii) روزہ سے ایک فرد گناہوں سے بچتا ہے ۔

iv) روزہ سے ایک فرد کے اندر محبت الٰہی پیدا ہوتی ہے ۔

v) روزہ سے ایک فرد کے اندر جذبہ ایثار پیدا ہوتا ہے ۔

vi) روزہ سے ایک فرد کے اندر غریبوں کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔

vii) روزہ سے ایک فرد نفسانی خواہشات سے بچتا ہے ۔

viii) روزہ سے ایک فرد میں رحمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے ۔

روزہ کے معاشرے پر اثرات:

i) روزے سے معاشرے میں اتحاد و یگانگت کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

ii) روزے سے معاشرے میں برابری کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

iii) روزے سے معاشرے میں احساس و ہمدردی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔

iv) روزے سے معاشرے کا بنیادی جز خاندان مضبوط ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

سوال نمبر ۴،۵

تعارف:

اسلام میں خطبہ حجۃ الوداع کو انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز کے طور پر جانا جاتا ہے۔ اس خطبہ میں نبی کریم ﷺ نے انسانی زندگی سے متعلق ایک جامع حقوق کی نشاندہی فرمائی بلکہ یہ بھی فرمایا کہ جو یہاں ہیں وہ یہ پیغام ان تک پہنچا دیں۔ انسان کے جان و مال اور اولاد غرض ہر پہلو سے متعلق بیان فرمایا۔ آج اگر معاشرے میں دیکھیں ہم پریشان ہیں تو اس کی وجہ اس خطبہ پر عمل نہ کرنا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس خطبہ میں جو جو شعبہ ہائے زندگی سے متعلق رہنمائی فرمائی گئی ہے اس پر عمل ضروری ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کا انسانی حقوق کی ایک جامع دستاویز کے طور پر تجزیہ:

(i) عورتوں کے ازدواجی حقوق کا بیان

(ii) عورتوں کے وراثتی حقوق کا بیان

(iii) عورتوں کے مالی حقوق کا بیان

(iv) عورت کی عزت و ناموس کی حفاظت کا بیان

(v) انسانی جان و مال کی حفاظت کا بیان

(vi) غلاموں کے حقوق کا تعین

(vii) مزدوروں کے تجارتی اصول و ضوابط کا بیان

(viii) خطبہ حجۃ الوداع میں حکمرانوں کے حقوق کا تعین

(ix) خطبہ حجۃ الوداع میں محکوم لوگوں کے حقوق کا تحفظ۔

سوال نمبر 05

تعارف:

آج کی امت مسلمہ انتشار، فرقہ بندی اور منتشری کا شکار ہے جس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ جن میں مالی ابتری، مختلف اسلامی تعلیمات کی تشریح اور ذاتی مفادات کی ترجیحات شامل ہیں۔ اس کو متحد کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک ہی تعلیمات کی تشریح کی جائے اور (ﷺ) کو اعلیٰ معیار پر خیال کیا جائے۔ تمام شعبہ ہائے زندگی میں عملی طور پر اسلامی تعلیمات کو نافذ کیا جائے۔ اور تقاضوں کو سمجھتے ہوئے جیسے اقدامات ضروری ہیں۔

آج کی انتشار زدہ امت مسلمہ کو متحد کرنے کے لیے تجاویز:

(i) اپنے مالی نظام کو اسلامی اصولوں کے مطابق استوار کرنا

(ii) ایک متحدہ ادارہ بنانا

(iii) ایک ہی تعلیمی نظام کو رائج کرنا

(iv) سیاسی نظام کو خلافت میں تبدیل کرنا

(v) سماجی نظام میں ایک جیسی اصلاحات کرنا

vi) غریب اسلامی ممالک کی مغرب پر انحصار ختم کرنا

vii) اپنے متحدہ دفاعی نظام کو عملی شکل دینا

viii) علماء و مشائخ کی یکساں تربیت کرنا

ix) لوگوں کی آمد و رفت میں آسانی پیدا کرنا

x) بیرونی حملوں کو روکنا

xi) اقوام متحدہ کے طرز کے مطابق ایک ادارہ بنانا

xii) عوام کے حقوق کا خیال کرنا

سوال نمبر 08

(۱)

تعارف :

اسلام نے مساوات کا نہ صرف تعلیمی بلکہ عملی نمونہ پیش کیا ہے۔ اور اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ مساوات اور اس کے متعلق تعلیمات پر عمل نہ کرنے والے کو نا انصاف و متعصب سمجھا گیا ہے۔ مساوات نے متعلق نہ صرف حضور ﷺ کی تعلیمات بلکہ خلفائے راشدین نے بھی اہمیت پر زور دیا ہے۔ ذیل میں مساوات کا تصور بیان کیا جاتا ہے۔

اسلام میں مساوات کا تصور :

مساوات کے لغوی معنی برابری کے ہیں۔ اس کے اصطلاحی مفہوم میں مراد ہے پاک معاشرے کا قیام ہے جس میں تمام لوگوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں۔ رنگ نسل، مذہب میں کوئی فرق نہ ہو۔

حدیث کے مطابق :

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہوا :

جس شخص کے اندر رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا۔

سیرت نبی ﷺ میں مساوات کا نمونہ:

i) جنگ احد میں زخمی ہونا

ii) غزوہ ~~تبوک~~ خندق میں مل کر کام کرنا

iii) مسجد نبوی ﷺ میں مساوات کا عملی نمونہ

iv) تجارتی زندگی میں مساوات

خلفاء راشدین کے دور میں مساوات:

i) حضرت عمرؓ کی سادگی

ii) حضرت عثمانؓ کی شہادت کا واقعہ

iii) حضرت علیؓ کی جنگ صفین میں کارکردگی

سکواڈ نمبر ۵۴

۲۳۱

تعارف:

اسلام میں قانون کی حکمرانی کی اہمیت واضح انداز میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کی زندگی اور صحابہ کرام کی زندگی میں قانون کی حکمرانی واضح کی گئی ہے۔

قانون کی حکمرانی کی اہمیت:

(i) فلاحی معاشرہ کا قیام

(ii) برابری کا قیام

(iii) انصاف کی فراہمی

(iv) بد دیانتی کا خاتمہ

(v) امیر اور غریب کا فرق ختم

(vi) نوجوان قیادت کو سامنے لانا

(vii) احتساب کا سخت نظام